146100- جن حالات میں بیوی پر تنگی کرنا جائز ہے تا کہ وہ مہر کا فدیہ دے کر جان چھڑائے

سوال

کیا مطلاق بیوی کو تنگ و مجبور کرنا حرام ہے ؟

اور اگر بیوی برے اخلاق کی مالک ہو اور خاوند کے حقوق ادا نہ کرتی ہو تو کیا خاوند کے لیے جائز ہے کہ وہ بیوی کو تنگ کر کے مجبور کرے کہ وہ سارا یا کچھ مہر دے کر خلع حاصل کرے لے ؟

اور درج ذیل آیات میں ہم کیسے جمع کریں گے :

.{اور تم انہیں اس لیے نہ روک رکھو کہ تم نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو، مگر اس صورت میں کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی و فحاشی کا ارتکاب کریں}.

اور فرمان ربانی ہے :

.{اور اگر تم کسی بیوی کی جگہ اور بیوی بدل کرلانے کا ارادہ کرو اور تم ان میں سے کسی ایک بیوی کو خزانہ دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو، کیا تم اسے بہتان لگا کر اور صریح گناہ کر کے لوگے، اور تم اسے کیسے لوگے ب کہ تم ایک دوسرے سے صحبت کر چکے ہو اور وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہے}.

اور ارشاد باری تعالی ہے :

.{اور انہیں تکلیف دینے کے لیے نہ روکے رکھو تا کہ ان پر زیادتی کرو}.

اور درج ذیل قائل کے قول کا رد کیا ہو گا :

خاوند کو حق حاصل نہیں کہ وہ بیوی سے مہر واپس دینے کا مطالبہ کرے، کیونکہ اس پر جو حرام تھا وہ اس مہر کی بنا پر حلال کیا تو وہ اپنا حق لے چکا ہے، اس لیے اس کے بعد خاوند کے لیے مہر کیسے حلال ہو سکتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

عضل : بیوی پر تنگی کرنے کو عضل کہا جاتا ہے تا کہ وہ اپنی خلاصی کرانے کے لیے مال بطور فدیہ دے، اس عضل کی تفصیل درج ذیل ہے :

اگر بیوی کوئی فحش و بے حیائی والا کام کرے یا پھر کوئی فرض ترک کردے یا بیوی بد دماغ ہو اور خاوند کی اطاعت نہ کرے تو خاوند اس پر تنگی کر سکتا ہے تا کہ وہ خلع حاصل کرنے کے لیے فدیہ دے.

اگر ان امور و اسباب میں سے کوئی بھی بیوی میں نہ پایا جاتا ہو تو پھر عضل یعنی اسے تنگ کرنا حرام ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے لیے حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور تم انہیں اس لیے مت روک رکھو کہ تم نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو، مگر اس صورت میں کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کا ارتکاب کریں، اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو، پھر اگر تم انہیں ناپسند کرو تو ہو سکتا ہے کہ تم ایک چیز ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے} النساء (19).

یہاں فحاشی کے الفاظ عام ہیں. جس میں زنا کاری اور نافرمانی اور زبان درازی اور بد دماغی سب شامل ہونگے؛ اس کی تفصیل آگے بیان ہو رہی ہے.

ابن کثیر رحمہ اللہ نے زید بن اسلم سے نقل کیا ہے کہ :

{اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے لیے حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ}.

اہل یثرب کے ہاں دور جاہلیت میں جب کوئی آدمی مرجاتا تو مال کا وارث بننے والا شخص میت کی بیوی کا بھی وارث ہوتا، اور وہ اسے روکے رکھتا حتی کہ اس کا وارث بن جاتا یا پھر جس سے چاہتا اس کی شادی کر دیتا.

اور اہل تہامہ کے ہاں مرد اپنی بیوی کے ساتھ بری صحبت کرتا حتی کہ اسے طلاق اس شرط پر دیتا کہ وہ شادی اس شخص سے ہی کریگی جس سے وہ چاہے گا، حتی کہ اس نے جو مہر دیا ہوتا اس میں سے کچھ دے کر جان چھڑاتی.

چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی نے مومنین کو ایسا کرنے سے منع فرمادیا" رواہ ابن ابی حاتم.

پھر ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اور اللہ تعالی کا فرمان :

{اور تم انہیں اس لیے مت روک رکھو کہ تم نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو}.

یعنی تم انہیں رہن سہن میں تنگ مت کرو تا کہ آپ نے اسے جو مہر دیا ہے وہ تنگ ہو کر سارا یا اس میں کچھ تمہارے لیے چھوڑ دے، یا اس کے علاوہ اپنے کسی حق سے دستبردار ہو جائے، یا زبردستی و قہر کی بنا پر کچھ تمہیں دے دے.

اور علی بن ابو طلحہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ :

{اور تم انہیں مت روکے رکھو}.

یعنی تم انہیں تنگ مت کرو.

﴿تاکہ تم نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو﴾.

یعنی: ایک شخص کی بیوی ہو اور وہ اس کے ساتھ رہنا ناپسند کرتا ہو، اور بیوی کو مہر بھی دے رکھا ہو تو وہ اسے اس لیے تنگ کرنا شروع کر دے تاکہ وہ عورت مہر کا فدیہ دے کر اپنی جان چھڑائے، ضحاک اور قتادہ کے علاوہ کئی ایک کا قول بھی یہی ہے، اور ابن جریر رحمہ اللہ نے بھی یہی اختیار کیا ہے. . .

اور فرمان باری تعالی:

﴿مگر اس صورت میں کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کا ارتکاب کریں﴾.

ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اور سعید بن مسیب، امام شعبی، حسن بصری، محمد بن سیرین، سعید بن ابی ہلال، سعید بن جبیر، مجاہد، عکرمہ، عطاء خراسانی، ضحاک، ابو قلابہ، ابو صالح، سدی، زید بن اسلم اس سے مراد زنا لیتے ہیں.

یعنی جب بیوی زنا کاری کا ارتکاب کرے تو آپ کو حق ہے کہ جو مہر آپ نے اسے دیا ہے وہ اس سے واپس لے لو، اور تم اسے تنگ کرو حتی کہ وہ تم سے خلع حاصل کر لے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے سورۃ البقرۃ میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿اور تمہارے لیے حلال نہیں کہ اس میں سے جو تم نے انہیں دیا ہے کچھ بھی لو، مگر یہ کہ وہ دونوں ڈریں کہ وہ دونوں اللہ کی حدود قائم نہیں رکھ سکیں گے، پھر اگر تم ڈرو کہ وہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہیں رکھیں گے تو ان دونوں پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو عورت اپنی جان چھڑانے کے بدلے میں دے دے﴾. البقرۃ (229).

ابن عباس، عکرمہ، ضحاک کا قول ہے کہ: واضح فحش کام سے مراد بد دماغی و نافرمانی ہے.

اور ابن جریر رحمہ اللہ کا اختیار عام ہے وہ کہتے ہیں کہ اس میں زنا و نافرمانی و بد دماغی اور زبان درازی وغیرہ سب شامل ہیں، یعنی یہ سب ایسے اسباب ہیں جن کی بنا پر بیوی کو تنگ کر کے اس سے سارے یا کچھ حق کی دستبرداری کرائی جا سکتی ہے، وہ حق لے کر اسے چھوڑ دے، یہ قول اچھا ہے" واللہ اعلم" انتہی

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (2/240).

اور زاد المستقنع میں درج ہے:

"چنانچہ اگر عورت کو ظلم کرتے ہوئے روکے رکھے کہ وہ فدیہ دے کر جان چھڑائے، اور یہ روکنا اس کے زنا یا بد دماغی یا نافرمانی کی بنا پر نہ ہو، یا اسے فرض ترک کرنے کی وجہ سے چھوڑا تو اس نے فرض پر عمل کر لیا، یا چھوٹی بچی اور مجنونہ و پاگل اور بے وقوف نے خلع کیا، یا مالک کی اجازت کے بغیر لونڈی نے خلع کر لیا تو اس کا خلع صحیح نہیں ہوگا"

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ اس کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"قولہ: اس کے زنا یا بد دماغی کی بنا پر نہ ہو"

اگر اس حالت میں خلع کرے تو یہ خلع صحیح نہیں ہوگا، کیونکہ خاوند نے بیوی کو ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے.

اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان تو یہ ہے :

.{اور تم انہیں اس لیے مت روک رکھو کہ تم نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو، مگر اس صورت میں کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کا ارتکاب کریں}. النساء (19).

اس لیے اگر مرد بغیر کسی سبب کے ایسا کرے، مثلا کوئی شخص لالچی ہو اور اللہ کا ڈر نہ رکھتا ہو، اور نہ ہی مخلوق پر رحم کرنے والا ہو، وہ اس بیوی سے محبت نہیں کرتا، (اعوذ باللہ) بلکہ کہتا ہے میرا مال ضائع نہیں ہونا چاہیے، اس لیے وہ بیوی کو تنگ کرنا شروع کر دے اور اس کا حق ادا نہ کرے اور بستر میں بھی اس سے بائیکاٹ کر دے تاکہ بیوی فدیہ دے کر اپنی جان چھڑائے، ایسے شخص کے متعلق ہم کہیں گے : آپ پر یہ حرام ہوگا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے.

قولہ :

اور نہ ہی بیوی کے زنا کی وجہ سے ہو"

اس لیے اگر زناکاری کی بنا پر تو نہیں؛ لیکن وہ ٹیلی فون پر نوجوانوں سے باتیں کرتی، یا اس طرح کا کوئی اور سبب ہو تو ہم کہیں گے : یہ برے اخلاق میں شامل ہوتا ہے. جس کی بنا پر اس کے لیے روکنا مباح ہے تاکہ وہ فدیہ دے کر اپنی جان چھڑائے ؟

جی ہاں مصنف کے قول : "اس کے زنا کی وجہ سے "کو ہم شامل و عام زنا میں رکھیں گے. جس میں نظر و سماعت اور ہاتھ پاؤں کا زنا شامل ہے؛ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں خبر دیتے ہوئے فرمایا :

"یقینا آنکھ زنا کرتی ہے، اور کان بھی زنا کرتا ہے، اور ہاتھ بھی زنا کرتا ہے، اور پاؤں بھی زنا کرتا ہے"

اور یہ شخص کہتا ہے میں ایسی عورت کو برداشت نہیں کر سکتا اور ایسی حالت پر صبر نہیں کر سکتا، چنانچہ وہ اس پر تنگی کرتا ہے تاکہ وہ فدیہ دے کر اپنی جان چھڑائے تو یہ جائز ہے.

اور اگر کوئی قائل یہ کہے کہ :

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان تو یہ ہے :

.{مگر اس صورت میں کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کا ارتکاب کریں}.

کلام اور نظر تو فحاشی میں شامل نہیں ہوتی ؟

تو ہم کہیں گے : یہ اشیاء فحاشی کا وسیلہ ہیں، پھر بہت سارے لوگ غیرت مند ہوتے ہیں, وہ پسند نہیں کرتے کہ ان کی بیوی کسی غیر مرد سے باتیں کرے، یا اس سے کوئی غیر مرد بات کرے.

قولہ : یا اسے کسی فرض کی بنا پر چھوڑ دیا"

مثلا کفر تک پہنچے بغیر نماز ترک کرے، یا روزے چھوڑ دے یا زکاۃ ترک کر دے، یا کوئی اور فرض ترک کرے، یا پھر پردہ نہ کرتی ہو، بلکہ ننگے چہرہ باہر نکلنے کا کہتی ہو، تو پھر اگر وہ اس کی تربیت نہ کر سکتا ہو تو خاوند کو واسے تنگ کرنے کا حق ہے، لیکن اگر وہ عورت میں رغبت رکھتا ہو اور اس کی تربیت کرنا ممکن ہو تو پھر اس کے ساتھ رہنے میں کوئی حرج نہیں" انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (462/12).

اس طرح اوپر کی سطور یہ ظاہر ہوا کہ خاوند کب اپنی بیوی کو خلع لینے پر مجبور کر سکتا ہے، کہ وہ مہر وغیرہ دے کر اپنی جان چھڑائے.

دوم:

اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں کوئی تعارض نہیں ہے یعنی اوپر والی آیت اور درج ذیل آیت میں کوئی تعارض نہیں پایا جاتا:

ارشاد باری تعالی ہے:

.{اور اگر تم کسی بیوی کی جگہ اور بیوی بدل کرلانے کا ارادہ کرو اور تم ان میں سے کسی ایک کو خزانہ دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو، کیا تم اسے بہتان لگا کر اور صریح گناہ کر کے لو گے، اور تم کیسے لو گے جب کہ تم ایک دوسرے سے صحبت کر چکے ہو وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں}.النساء (2120).

بلکہ یہ آیت تو بیوی کا مال لینے کی حرمت کی تاکید ہے؛ کہ بیوی کا مال لینا جائز نہیں؛ چنانچہ معنی یہ ہوا کہ: اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے علیحدگی کر کے کوئی اور بیوی لانا چاہتا ہو تو پہلی بیوی کو دیا ہوا مہر واپس مت لے، چاہے اس نے مال کا ایک خزانہ بھی اسے مہر میں ادا کر رکھا ہو.

اس لیے مہر بیوی کی ملکیت ہے؛ کسی کے لیے بھی وہ مال لینا حلال نہیں، ہاں یہ اور بات ہے کہ بیوی اپنی مرضی و خوشی سے خاوند کو دے دے، یا پھر جس حالت میں بیوی پر تنگی کرنا جائز ہے بیوی خود ہی اپنی جان چھڑانے کے لیے مہر بطور فدیہ واپس کر دے، یا پھر اس حالت میں کہ خاوند کی جانب سے بغیر کسی کوتاہی کے ہی بیوی کا خاوند کے ساتھ رہنا مشکل ہو تو وہ مہر بطور فدیہ ادا کر کے جان چھڑائے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

چنانچہ اگر تمہیں خدشہ ہو کہ وہ دونوں اللہ کی حدود قائم نہیں رکھ سکیں گے تو پھر ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں جو وہ فدیہ دے البقرۃ (229).

اور اس فرمان باری تعالی کی تائید درج ذیل فرمان باری تعالی سے ہوتی ہے:

.{اور تم کیسے لو گے جب کہ تم ایک دوسرے سے صحبت کر چکے ہو وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں}.النساء (2019).

یہاں افضاء سے مراد جماع و صحبت ہے؛ جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم وغیرہ کا قول ہے، مقصود یہ ہے کہ مہر تو اس کا معاوضہ تھا جو اس نے بیوی کی شرمگاہ حلال کی تھی، تو اب جبکہ اس کی مراد حاصل ہو چکی تو وہ کیسے مہر واپس لے رہا ہے.

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یعنی تم عورت سے دیا گیا مہر کیسے واپس لیتے ہو حالانکہ تم نے اس کے ساتھ اور اس نے تمہارے ساتھ صحبت کی ہے، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ، اور مجاہد، سدی وغیرہ کہتے ہیں: اس سے جماع مراد لیا گیا ہے.

اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث میں ثابت ہے کہ لعان کرنے والوں کے لعان کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا:

"اللہ کو علم ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے"

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین بار دھرائی تو آدمی نے عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرا مال (یعنی اس نے جو مہر دیا تھا)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تیرا کوئی مال نہیں، اگر تم نے اسے مہر ادا کیا تھا تو یہ اس کی شرمگاہ حلال کرنے کی وجہ سے تھا، اور اگر تم نے اس پر جھوٹ بولا ہے تو یہ مال تیرے لیے اور بھی زیادہ دور ہے"

سوم :

رہا درج ذیل ارشاد باری تعالی :

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو، تو وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انہیں اچھے طریقے سے رکھ لو، یا انہیں اچھے طریقے سے چھوڑ دو اور انہیں تکلیف دینے کے لیے نہ روکے رکھو، تاکہ ان پر زیادتی کرو البقرۃ (231).

تو یہاں مطلقہ عورت کو دوران عدت اسے نقصان و ضرر دینے کے لیے روکنا اور رجوع کرنا مراد ہے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما، اور مجاہد، مسروق، حسن، قتادۃ، ضحاک، ربیع، مقاتل بن حیان وغیرہ کا کہنا ہے کہ :

"آدمی اپنی بیوی کو طلاق دیتا اور جب اس کی عدت ختم ہونے لگتی تو وہ اسے تنگ کرنے کے لیے رجوع کر لیتا، تاکہ وہ عورت کسی اور کے نکاح میں نہ چلی جائے، پھر اسے دوبارہ طلاق دیتا تو وہ عدت گزارنا شروع کر دیتی، جب عدت پوری ہونے کو ہوتی عدت لمبی کرنے کے لیے اسے طلاق دے دیتا، چنانچہ اللہ تعالی نے انہیں ایسا کرنے سے روک دیا" انتہی

ماخوذ از تفسیر ابن کثیر.

چہارم :

عموما قائل کا یہ قول صحیح ہے کہ :

"خاوند کو حق نہیں کہ وہ بیوی کو دیے گئے مہر کی واپسی کا مطالبہ کرے؛ کیونکہ اس نے تو اپنا حق اس وقت لے لیا ہے جب اس نے بیوی کی شرمگاہ حلال کر لی جو اس سے قبل اس پر حرام تھی، لیکن اس سے وہ استثناء کیا جائیگا جو اللہ نے درج ذیل آیت میں بیان فرمایا ہے :

{اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے لیے حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور تم انہیں اس لیے مت روک رکھو کہ تم نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو، مگر اس صورت میں کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کا ارتکاب کریں}.النساء (19).

جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے.

اور اس سے یہ بھی مستثنی ہے کہ : اگر بیوی اپنے خاوند کو ناپسند کرتے ہوئے اس سے علیحدگی کا مطالبہ کرے تو یہ مستثنی ہوگا، جیسا کہ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ تعالی عنہا کی بیوی کے واقعہ میں بیان ہوا ہے :

ثابت بن قیس کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کرنے لگی: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ثابت بن قیس کے دین اور اخلاق میں کوئی عیب نہیں لگاتی، لیکن میں اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیا تم اسے اس کا باغ واپس کرتی ہو؟

ثابت بن قیس نے اپنی بیوی کو باغ مہر میں دیا تھا، تو وہ عورت کہنے لگی: جی ہاں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم باغ لے لو، اور اسے چھوڑ دو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5273).

تو یہ مہر شرمگاہ حلال کرنے کے مقابلہ میں ہوگا، اس حالت میں جو خاوند کو واپس کردے اسے روکا نہیں جائیگا، کیونکہ یہ اس کے لیے شرعا جائز ہے، اور نظر صحیح میں بھی جائز ہے.

واللہ اعلم.